اکبر الہ آبادی کی شاعری

سید اکبر حسین نام۔ اکبر تخلص۔ قصبہ بارہ ضلع الہ آباد میں ۱۶ نومبر ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے والد سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم مکمل کی۔ نو عمری ہی میں ایک معمولی نوکری کر لی، لیکن علم کا شوق برابر رہا۔ رفتہ رفتہ ملازمت میں بھی ترقی کرتے رہے۔ اور اس کے ساتھ تعلیم میں بھی۔ انگریزی زبان سیکھی اور قانون کا مطالعہ کیا جب وکالت کی سند حاصل کی تو اکبر تحصیلدار ہوئے۔ پھر منصف ہوئے اور بالآخر سیشن جج کے عہدہ تک پہنچے۔ ۱۹۰۳ء میں پنشن لے کر الہ آباد میں سکونت اختیار کی۔ ۱۹۲۱ء میں وفات پائی۔

اکبر نے گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا شروع کیا تھا۔ ان کے معاصرین رتن ناتھ سرشار، عبدالحلیم شرر اور برج نرائن چکبست تھے۔ اس دور کے شعرا میں وحید الہ آبادی بہت استاد مانے جاتے تھے۔ اکبر نے انہی کی شاگردی اختیار کی اور اُن کی صحبت سے فیض پایا۔ وحید کے رنگ سے ان کا کلام اور ان کی وجدانی زندگی رنگ آئی ہے۔

اکبر کے کلام میں تمام اصناف سخن موجود ہیں غزل، مثنوی، قطعہ، رباعی، مسدس، مخمس غرض سب ہی کچھ ہے۔ لیکن ان کی عام شہرت کی بنیاد ان کا سیاسی اور ظریفانہ کلام ہے۔

اکبر شاعری میں نئی طرز کے موجد تھے اور اسی طرز سے شہرت دوام حاصل کی لیکن اُن کی شاعری ظرافت پسندی کا ہی صحیح نمونہ ہے اور اکبر کی شاعری کا مقصد ہی اصلاح ہے تو بس مزاح میں طنز ہیں

لیکن تنقید کی وہ چھپی ہوئی حقیقتوں کو آشکارا کرتا ہے۔ اور جن کھلی باتوں
پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ وہ طنز کرتا ہے مگر دکھ نہیں دیتا۔ وہ مذاق
اڑاتا ہے مگر تحقیر نہیں کرتا احترام، خدا کے وجود کا اقرار، اخلاق کی پرسش
اعمال کی کارفرمائی

اکبر کی شاعری کا نام قومی شاعری ہے اور یہی وہ نام ہے
جو ان کے زمانہ میں مروج طرز کی شاعری کو چھوڑ کر نئے طرز کے لکھنے والوں مثلاً حالی
شبلی، اور اقبال کے اقبال کے کلام کو حاصل ہوا۔ ہمارے اس خیال کی تائید خود
اکبر کے قول سے بھی ہوتی ہے

" میں خیال کرتا تھا کہ قوم و مذہب کی افسوسناک حالت پر عمدہ
اشعار جو حالی، شبلی اور میں نے لکھے ہیں اور نیز بعض دیگر حضرات کے ان کی بلیاں کے چھپوانے
اکبر قومی شاعری کے میدان میں اپنے ہمعصروں سے ممتاز و بلند نظر آتے ہیں اکبر
کا فکر کسی جماعت یا طبقہ میں محدود نہ تھا۔ وہ انسانیت اور کائنات کی وسیع فضا
میں سانس لیتا تھا، وہ زندگی کے ہر پہلو اور انسانی دور کے ہر میدان تک رسائی رکھتا
تھا۔ وہ انسان کے ضمیر اور اس کے مقاصد کی بلندیوں تک پہنچا تھا اکبر چاہتے تھے کہ
انسان اپنے تنگ حلقہ میں محدود نہ ہو بلکہ اس دنیا کی ہر تحریک اور جد و جہد
کو اس وسیع نظر سے دیکھے اور قوانین فطرت کی روشنی میں دیکھے جس کے بغیر صحیح
زاویہ نگاہ اختیار کرنا ممکن نہیں

Shahnaj Ara.